ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 13

عنوان

عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 13 کا خلاصہ:

اس سبق میں ہم پڑھیں گے:

(1) اثبات رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام از روئے قرآن، عیسیٰ علیہ السلام با قوال مرزا قادیانی۔

(2) اقوال مرزا قادیانی پر مرزائی عذر لنگ اوران کے جوابات۔

(3) اثبات رفع ونزول از روئے احادیث باقوال مرزا قادیانی۔

(4) اثبات رفع ونزول عیسیٰ از روئے اجماع امت باقوال مرزا قادیانی۔

(5) مرزا قادیانی کی قلابازیاں، تبدیلی عقائد کے مختلف ادوار۔

(6) آخر میں مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق مکمل عقیدہ۔

اثبات رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام باقوال مرزا قادیانی از روئے قرآن مجید

حوالہ نمبر 1:

''اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیشگوئی موجود ہے''۔ (ازالہ اوہام، حصہ دوم، صفحہ 675، روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 464)

حوالہ نمبر 2:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ (الصف:10)

اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں

پھیل جائے گا...حضرت مسیح کی پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ 499,500، روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 94-593، ازالہ اوہام در روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 464، چشمۂ معرفت صفحہ 83، روحانی خزائن: جلد 23، صفحہ 91)

حوالہ نمبر 3:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا

مرزا قادیانی نے آیت قرآنی غلط لکھی ہے۔ بطور حوالہ ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔ صحیح آیت مبارکہ اس طرح ہے۔

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا

(بنی اسرائیل:8)

خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفیق اور نرمی اور لطف اور احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم، حاشیہ 505۔ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 601-602)

مرزائی عذر:

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نے براہین احمدیہ کے ان حوالوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی

آمد ثانی کے عقیدہ کو صراحتاً تسلیم کیا ہے لیکن یہ محض رسمی طور پر لکھ دیا گیا ہے جیسا کہ مرزا نے اعجازِ احمدی صفحہ 7۔روحانی خزائن: جلد،3 صفحہ 113، پر اعتراف کیا ہے۔

جواب نمبر 1:

یہ عقیدہ رسمی نہیں بن سکتا اس لئے کہ مرزا نے اس کے ثابت کرنے میں آیات قرآنیہ پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ عقیدہ رسمی طور پر نہیں لکھا بلکہ یہ قرآنی طور پر لکھا ہے۔(یہ بھی واضح رہے کہ عقیدہ رسمی یا غیر رسمی نہیں ہوتا۔ یہ بھی مرزا قادیانی کی من گھڑت اصطلاح ہے۔)

جواب نمبر 2:

مرزا قادیانی نے جس کتاب میں یہ عقیدہ لکھا ہے وہ بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کی گئی ہے۔مرزا قادیانی اس وقت (خود ساختہ) خدائے تعالیٰ کی طرف سے ملہم، مامور اور مجدد تھا اور اس کتاب پر دس ہزار کا اشتہار بھی دیا گیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1، صفحہ 18، روحانی خزائن: صفحہ 24 تا 52 جلد 1۔
روحانی خزائن: صفحہ 657، جلد 5، سرمہ چشم آریہ جدید صفحہ 319۔ روحانی خزائن: جلد 2)

نوٹ: مجدّد کی تعریف آپ ابتدا میں پڑھ چکے ہیں، اس کی روشنی میں درج بالا عبارت کو ذہن نشین کرلیں۔

جواب نمبر 3:

یہ رسمی عقیدہ یا اجتہادی غلطی اس لئے بھی نہیں ہوسکتی کہ یہ کتاب بقول مرزا صاحب نبی اکرم کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے اور اس کا نام ''قطبی'' بتایا گیا ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔

(دیکھئے براہین احمدیہ حصہ سوم درحاشیہ صفحہ 249,248 / روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 275)

تو اگر اس کے اس عقیدہ کو رسمی عقیدہ یا اجتہادی غلطی کہہ کر غلط قرار دیا گیا تو یہ قطبی نہیں رہے گی اور اس کے دلائل مستحکم اور غیر متزلزل نہیں ہوں گے خصوصاً جب کہ (بقول مرزا) نبی اکرم کے مبارک ہاتھوں میں آچکی اور آپ کی مبارک نظر سے گزر چکی تو آپ نے ایسی فاش غلطی جو

مرزا صاحب کے نزدیک شرک عظیم ہے اس کو آپ نے کس طرح نظر انداز کر دیا۔

دیکھو مرزا کے نزدیک عیسی علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک عظیم ہے:

”فمن سوئ الأدب ان یقال إن عیسی ما مات و إن ھو الا شرك عظیم یاکل الحسنات و یخالف الحاصة بل ھو توفی کمثل اخوانه و مات کمثل أھل زمانه و إن عقیدة حیاته قد جائت فی المسلمین من الملة النصرانیة“

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی، صفحہ 39۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 660)

ترجمہ: ”پس یہ کہنا بے ادبی ہو گی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ اور یہ ہے بھی عقل کے خلاف۔ بلکہ وہ (عیسیٰ) اپنے دوسرے (رسول) بھائیوں کی طرح فوت ہو گئے اور اپنے ہم عصر لوگوں کی طرح وفات پا گئے اور ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے“۔ (اردو ترجمہ، الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی، صفحہ 94)

جواب نمبر 4:

یہ اجتہادی غلطی اس لیے بھی نہیں بن سکتی کہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں کوئی دعویٰ اور کوئی دلیل اپنے قیاس سے نہیں لکھی۔

(دیکھیے براہین احمدیہ، جلد دوم صفحہ 99۔ روحانی خزائن: جلد 1، صفحہ 88)

اثبات رفع ونزول از روئے احادیث باقوال مرزا قادیانی

حوالہ نمبر 1:

”مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اوّل درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تو اتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے انجیل اُس کی مصداق ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 557، روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 400)

تواتر کا حکم بھی مرزا صاحب کی تحریر سے ملاحظہ فرمائیں: تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر

غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 556۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 399)

حوالہ نمبر 2:

''اب پہلے ہم صفائی بیان کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کیساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے انہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔
(توضیح المرام صفحہ 3۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 52)

حوالہ نمبر 3:

''والنزول ایضا نظرا علی تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق فی الأخبار

ونزول از روئے تواتر آثار ہم راست است　　　چرا کہ از طرق متعددہ ثابت گشتہ

(انجام آتھم صفحہ 158۔ روحانی خزائن: جلد 11، صفحہ ایضاً)

یعنی ''اور عیسی علیہ السلام کا نازل ہونا بھی حق ہے کیونکہ احادیث اس بارہ میں متواتر ہیں اور یہ امر مختلف طرق سے ثابت ہے۔

حوالہ نمبر 4:

''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 81۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 142)

نوٹ: یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں بلکہ کنز العمال میں مذکور ہے۔ قادیانیوں کیلئے چونکہ مرزا قادیانی کی تحریرات حجت ہیں اس لئے الزامی طور پر مذکورہ حوالہ لکھا جاتا ہے۔ اور یہ حوالہ مرزا قادیانی کے جھوٹوں میں بھی شمار ہوسکتا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ آسمان کا لفظ صحیح مسلم سے دکھاؤ۔

اثبات رفع ونزول مسیح از روئے اجماع امت باقوالِ مرزا قادیانی

اب ہم مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں سے ثابت کرتے ہیں کہ رفع ونزول کا عقیدہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔

1۔ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔
(ازالہ اوہام، صفحہ 185۔روحانی خزائن: جلد3، صفحہ 189)

2۔ ’’تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسی علیہ السلام ابن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔
(شہادۃ القرآن: صفحہ 2۔روحانی خزائن: جلد6، صفحہ 298)

3۔ مسیح موعود کے بارہ میں جو احادیث میں پیش گوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف آئمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہوا ہو بس بلکہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں داخل چلی آتی ہے۔گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اسی قدر اس پیشگوئی کی صحت کی شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے۔
(شہادۃ القرآن صفحہ 8۔روحانی خزائن: جلد6، صفحہ 304)

4۔ اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔
(ایام الصلح: صفحہ 136۔روحانی خزائن: جلد14، صفحہ 381)

5۔ ’’ایک دفعہ ہم دلی گئے تھے۔ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر بیٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لئے مفید ہوا یا مضر؟
(ملفوظات جلد10، صفحہ 100۔بوقت 2 مئی 1908ء بعد نماز عصر طبع جدید جلد پنجم صفحہ 579)

6۔ ”یا اخوان هذه المر الذی اخفاء الله من عین القرون الأولی، وجلی تفاصیل فی وقتنا هذا یخفی مایشاء و بیدی“

(اے بھائیو یہ معاملہ (یعنی عیسی علیہ السلام کی موت کا راز) وہ ہے جو اللہ نے پہلے زمانوں کی آنکھوں سے چھپائے رکھا۔ اور اس کی تفاصیل اب ظاہر ہوئی ہیں، وہ جو چاہتا ہے اسے مخفی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے ظاہر کرتا ہے)

(روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 426)

7۔ ”ولکن ما فهم المسلمون حقیقته۔ لان الله تعالی اراد اخفائه۔ فغلب قضائه و مکره و ابتلائه علی الأفهام فصرف وجوههم عن الحقیقته الروحانیه الی الخیالات الجسمانیه فکانو بها من القانعین و بقی هذا الخبر مکتوب مستورا کالحب فی السنبلته قرنا بعد قرن حتی جاء زماننا“

ترجمہ: لیکن مسلمان اس کی حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آ گئیں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی خبر) کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آ گیا۔ (روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 552، 553)

8۔ ایک جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

”فکشف الله الحقیقة علینا لتکون النار بردا وسلاما“

(پس اللہ نے ہم پر حقیقت (یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کھولی۔ تا کہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے)

(روحانی خزائن: جلد 5، صفحہ 553۔ ملفوظات جلد 5، صفحہ 579)

9۔ اسی بات کی تائید قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ:

پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح علیہ السلام کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔ حتی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باوجود مسیح موعود کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔'' (انوار العلوم: جلد 2، صفحہ 463)

ان ساری باتوں سے ایک حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ مرزا قادیانی کا اپنا ایجاد کیا ہوا عقیدہ ہے قرآن وحدیث سے اسکا کوئی تعلق نہیں، مرزا کے ان وفات کے دعووں کی بنیاد اس کے اپنے الھامات ہیں جن کا اس نے اپنی کتب میں جابجا اقرار کیا ہے۔ لہذا اب مرزائیوں کو چاہیے کہ اس موضوع پر قرآن وحدیث سے گفتگو کرنے کی بجائے مرزا کے دعاوی و الہامات کی رو سے گفتگو کریں۔

تبدیلی عقائد کا دور:

52 سال تک عام مسلمانوں والا یعنی درست عقیدہ رکھا پھر مرزا صاحب جادائے مومنین سے ہٹ گئے اور شیطان کی راہ اختیار کی جس وقت انگریزوں کے نوکر بنے پھر صراحتاً اپنے لئے مسیح ہونے کا دعوی کر دیا۔ چنانچہ لکھا قرآن مجید کی وہ آیات جو پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف منسوب تھیں، وہ سب آیات میری طرف منسوب کر دیں (روحانی خزائن: جلد 21، صفحہ 111) یعنی ابھی آیات قرآنی کا انکار نہیں کر رہے بلکہ ان کا اقرار اور اپنے کو ان کا مصداق بنا رہے ہیں۔

اور حقیقۃ الوحی، صفحہ: 149 پر تفصیل ذکر کر رہے ہیں کہ آنے والے مسیح بن مریم وہ میں ہی ہوں۔ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں اور قرآن شریف کی قطعی الدلالت آیات اور نصوص صریہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کیلئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں، میرے لیے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پہ خوش ہو جائے، مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی، میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ مجھے خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے، اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا، میں

نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں، اس خدا سے پوچھا کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور تھا۔لیکن اسے جبراًان آیات واحادیث کا مصداق بنایا گیا۔

مرزا صاحب راضی نہ تھے،اسی سے یہ بھی پتہ چلا کہ قرآن واحادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئیاں موجود ہیں جن کا اقرار حضرت صاحب کررہے ہیں۔ پھران آیات میں نام عیسیٰ کواپنی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیادالٰہی الہامات سے بڑی اورانہی میں خدانے میرانام عیسیٰ رکھااور جو مسیح موعود کے حق میں آیات تھیں وہ میرے حق میں بیان کردیں۔

(اربعین،جلد2،صفحہ 21۔روحانی خزائن جلد 17،صفحہ 269)

یہاں پربھی ان قرآنی آیات کااقرار کرتے ہیں مگر مصداق خود بن رہے ہیں۔

دعویٰ مسیحیت میں ایک اور قدم آگے کو:

مرزا صاحب نے اپنے آپ کوعیسیٰ بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایااور پرجوش انداز میں اس کا پرچار کیا۔ جوش میں ہوش سے بےگانہ ہوگئے اورایک عجیب اسٹیج دعویٰ کیلئے منتخب کیا۔ لکھتے ہیں پہلے مجھے دوسال تک مریم بنایا گیا، پھراس دوران مجھے عیسیٰ کا حمل ہوگیا، جودس ماہ تک متجلی رہا۔ازاں بعداس عمل سے میں خود پیدا ہوگیا۔ (کشتی نوح،صفحہ 45تا48)

مرزا صاحب انکارقرآن کی طرف:

پھر مرزا صاحب انگریز کی آشیر باد حاصل کرنے کے بعد ڈرامائی انداز میں رنگ بدلتے ہوئے نہ صرف نصوص قرآن واحادیث کا انکار کیا۔ بلکہ مسلمانوں کوبھی اس کی دعوت دیتے ہوئے رقم طراز ہیں: دوستو! آخری وصیت سنو، میں تمہیں بطورراز کے کہتا ہوں کہ اگرتم غلبہ اسلام چاہتے ہوتو حضرت مسیح (علیہ السلام) کی آمد کی بجائے ان کی موت کانظریہ بدلو، اگرتم یہ نظریہ اپنا کردنیا میں اعلان کردو، صلیب پرستی ختم ہوکر نورتوحید تمام اکناف عالم میں پھیل جائے گاورنہ دوسری صورت میں غلبہ اسلام کی کوئی صورت ممکن نہیں ہے۔ چونکہ خداتعالی بھی چاہتا ہے کہ اس سکون کوریزہ ریزہ کرے اور یورپ وایشیاء میں توحید کی ہوا چلادیں، اس لیے اس نے مجھے بھیجا اورمیرے اوپراپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح بن مریم فوت ہوچکا ہے، چنانچہ اس کاالہام یہ

ہے کہ ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔

وکان وعدا مفعولا انت معی و انت علی الحق المبین انت مصیب و معین الحق (ازالہ اوہام، صفحہ 560 تا 562)

معلوم نہیں وفات مسیح ماننے سے ہی اسلام کا پرچار ہو گا اور صلیب پرستی ختم ہو گی اور جنہوں نے حضرت صاحب کے نظریے کے مطابق کیا وہ اس بارے میں جواب دیں، آیا ان کے ماننے سے ایسا ہوا؟

اس سارے کرتب کرنے کے بعد مرزا صاحب اصلیت پر اتر آئے اور مکمل حزب الشیطان اپنالی اور وہ عقیدہ جس کو بڑے زور وشور سے اقراری رنگ میں پیش کیا کرتے تھے، اس کے منکر ہو گئے۔

چنانچہ (ازالہ اوہام، صفحہ 140۔ روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 14 پر) لکھتے ہیں: اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر اسی قرآنی حدیثی عقیدہ کو شرک عظیم کا فتوی جاری کر دیا:

فمن سوء الأدب ان یقال ان عیسی مامات ان ھو الأشر ك عظیم۔

(الاستفتاء، صفحہ 39۔ روحانی خزائن: جلد 22، صفحہ 660)

غور کریں کہ پہلے جناب کا مسلمانوں والا ہی عقیدہ تھا، پھر دماغ اُلٹا تو پیش قدمی غلط راستے کی طرف شروع ہوگئی۔ اپنے کو قرآن وحدیث کی پیش گوئیوں کا مصداق بنالیا، پھر آگے کی طرف گامزن ہوئے تو اس غیر اہم اور ایمانیات کی جز ہونے سے منکر ہو گئے، پھر قدم پر قدم اٹھاتے ہوئے یہاں تک پہنچے کہ شرک عظیم قرار دے دیا۔ جب میں نے ان نظریاتی تبدیلیوں کو دیکھا تو یقین کریں میرا دماغ ہل گیا کہ آیا یہ کیا چکر ہے، اس کے کون سے عقیدے کو مانا جائے۔ یہ تو گرگٹ کی طرح رنگ پر رنگ بدلتا جا رہا ہے۔ پھر آپ کو یہودیوں کے ہاتھوں سولی پر چڑھا دیا۔ اور کہا آپ کو کسی طرح صلیب سے اتارا گیا، حواریوں نے آپ کے زخموں پر ''مرہم عیسی'' لگا کر علاج کیا، اور پھر آپ اور آپ کی والدہ ملک شام سے نکلے اور افغانستان وغیرہ مختلف

ممالک سے ہوتے ہوئے کشمیر جا پہنچے۔“

(ست بچن صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن: جلد10، صفحہ 301)

(کشتی نوح صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 65)

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127)

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 262)

پھر ان کی عمر میں بھی تضاد بیانی

(1)۔ مسیح کی عمر 120 سال بتائی

(ایام الصلح، صفحہ 143: خزائن جلد 14: صفحہ 389،

مسیح ہندوستان میں صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14)

(2) کبھی 130 سال۔

(3) بھی 125 سال بتائی

(مسیح ہندوستان میں صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 55۔ تریاق القلوب، صفحہ 35)

(4) 135 سال بنا ڈالی (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 27، خزائن جلد 20: صفحہ 29)

پھر اس کہانی (وفات مسیح) کو انجام پر پہنچانے کیلئے ان کی قبر بھی ثابت کی، مگر اس میں بھی حضرت کے الہامات متضاد ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) مثلاً کبھی کہتے ہیں کہ وہ گلیل میں جا کر فوت ہو گئے

(ازالہ اوہام صفحہ 474، اور ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب، صفحہ 41)

(2) ان کی قبر بلاد شام میں ہے۔

(اتمام الحجہ، صفحہ 18-19)

(3) کبھی گل فشانی کرتے ہیں ان کی قبر سری نگر میں ہے۔ (حقیقت الوحی، صفحہ 101)

”کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خان یار میں جو قبر ”یوز آسف“ کے نام سے مشہور ہے وہ درحقیقت حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ و مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 100،

دافع البلاء صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 235)

پھر اپنے عقیدے کو سچا ثابت کرنے کے لئے قرآن واحادیث نبویہ کے انکار کے ساتھ ساتھ الٹا قرآن وحدیث سے اپنے عقیدے کے اثبات کیلئے پیش کرنا شروع کردیا۔

(1)۔ **فانظر کیف وفاۃ المسیح فی کتابہ ثم انظر ھل یکون من البیان والشرح و الایضاح و التصریح اکثر من ھذا۔**

ترجمہ: سو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی وضاحت سے وفات مسیح کو اپنی کتاب میں بیان فرمادیا ہے، پھر دیکھو کیا اس سے واضح صاف تفصیل وتصریح سے بڑھ کر کچھ ہوسکتا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 22، روحانی خزائن جلد 7، صفحہ 204)

(2) دوسری جگہ لکھا کہ وفات مسیح تو قطعی اور یقینی نصوص سے ثابت ہے۔

(حمامۃ البشری صفحہ 56: خزائن جلد 7، صفحہ 254)

(3) ہم نے وفات مسیح کے بارے میں قرآن مجید کی تیس آیات پیش کی ہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ 631 اور آیات کی تفصیل ازالہ اوھام صفحہ 598 سے صفحہ 627 تک اعتداد ہے۔)

(4) **اعلم ان الوفاۃ حق ثابت بالنصوص الیقینہ القطعیۃ القرآن والحدیثیہ۔**

تو جان کے عیسیٰ کی وفات برحق ہے جو کے نصوص یقینیہ قطعیہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ (آئینہ کمالات صفحہ 552۔ خزائن جلد 21، صفحہ 390)

اس سے آگے بڑھ کے تمام صحابہ کرام کو بھی اپنے عقیدہ کی تائید کے لیے وفات عیسیٰ کا معتقد بتاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں۔

(5) غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا، بلکہ تمام انبیاء کی موت پر منعقد ہو چکا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 35، صفحہ 33 اور صفحہ 80۔ روحانی خزائن جلد 22، تحفہ گولڑویہ صفحہ 664، ضمیمہ براہین صفحہ 216 جلد 5۔ روحانی خزائن صفحہ 391، جلد 2)

(6) اور سنیّن

(الاتفتا صفحہ 20، روحانی خزائن: صفحہ 622، جلد 22، تحفہ گولڑویہ صفحہ 51۔ خزائن جلد 17، صفحہ 173)

یہ عقیدہ کہ یہ جسم کے ساتھ آسمان پر چلا گیا، قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

ایک اہم سوال

کسی کے ذہن میں آ سکتا ہے کہ اتنی تبدیلیوں اور قلا بازیوں کے بعد مرزا کا آخری اور مکمل عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کیا ہے۔ تو مکمل عقیدہ مرزا کو خلاصۃً عرض کیے دیتا ہوں مرزا قادیانی کے عقیدے کے کئی اجزاء ہیں۔ (1) حضرت عیسیٰ سے یہودیوں نے دشمنی مول لی اور ان کو مارنے کے درپے ہوئے۔ (2) انکو یہودیوں نے پکڑ لیا۔ (3) توہین و تذلیل کی تمانچے مارے کانٹوں کا تاج پہنایا۔ (4) دو چوروں کے درمیان سولی پر چڑھایا گیا۔ (5) نیم مردہ حالت میں سولی سے اتارے گئے۔ (6) مرہم پٹی کی گئی درست ہو کے ماں سمیت بلاد شام فلسطین وغیرہ سے ہوتے ہوئے کشمیر ہجرت کی۔ (7) 87 سال وہیں گزار کے فوت ہوگئے۔ (8) سری نگر محلہ خان یار میں یوز آسف کی قبر در حقیقت حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔

ہمارا چیلنج:

کوئی مرزائی مرزا قادیانی کے اس عقیدہ کو قرآن وحدیث سے ثابت کرے اور منہ مانگا انعام پائے۔

مشق سبق نمبر 13

(1) کن کن آیات سے مرزا قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کا دوبارہ آنا اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ فقط آیات۔

(2) مرزا نے رفع ونزول کا عقیدہ کس کتاب میں درج کیا ہے اور اس کتاب کے بارے میں مرزا کیا کہتا ہے؟

(3) کن کن احادیث سے مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ثابت کی ہے؟

(4) رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا قادیانی امت کے اجماع کو کن الفاظ میں نقل کرتا ہے۔

(5) مرزا قادیانی کی رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے کے بارے میں قلابازیوں پر خلاصۃ ونوٹ لکھیں۔